QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

شمائل وخصائص رسول عربی ﷺ پر غیر مسلم مؤرخین کی آراء کا تنقیدی جائزہ

A CRITICAL REVIEW OF THE OPINIONS OF NON-MUSLIM HISTORIANS ON THE APPEARANCE AND CHARACTERISTICS OF THE PROPHET MUHAMMAD

Dr. Abdul Rahman
A. Lecturer Department of Islamic Studies
University of Gujrat, Gujrat Pakistan
Email: Onlyimran210@gmail.com
Dr. Khubaib Ur Rehman
Lecturer. Department of Islamic Studies
Government Allama Iqbal Graduate College, Paris Road Sialkot
Email: Khubaibrehman223@gmail.com

Abstract
Non-Muslims who study the biography of the Prophet (peace be upon him) are very critical of his features and characteristics. This thought of theirs also made the personal attributes and miracles of the Prophet (peace be upon him) a target of criticism. Among the miracles, the event of the Miraj was completely denied, the important events that occurred before the Prophethood of the Prophet (peace be upon him) were interpreted as fictional stories and assumptions and it was said that these were fabricated by the followers of the Prophet (peace be upon him) to increase his greatness. The incident of Shaq e Sadr was interpreted as epileptic seizures, as was the view of William Mayur. The great feature like prophethood and leadership was not limited to all humanity but to the Arabs, as was the view of Keren. Islam is not a universal religion, as he said, the Prophet (peace be upon him) issued a new law for the Arabs only. Some non-Muslim biographers denied his prophetic status and described him as only a thinker and a reformer. Similarly, his lineage was also criticized, and it was said that he himself linked his lineage to Hazrat Ibrahim (AS), which has no evidence. The Prophet (PBUH) was changed from a kind of kindness to a harshness, he was accused of being hard-hearted, and a story about his intellect and intellect was presented as evidence. Polygamy is also an important characteristic of the Prophet (PBUH), it was considered lustful and its numerous anecdotal and rational arguments were ignored. The purpose of making such objections by non-Muslim biographers was to make people hate him, and people themselves would hate their Prophet. In this discussion, the criticisms made by non-Muslim biographers on the characteristics and characteristics of the Prophet (PBUH) have been mentioned and an analysis has also been presented.

Keywords
Non-Muslims, Biographer, Miraj , Epileptic, Polygamy.

غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت میں بہت زیادہ نبی اکرم ﷺ کے شمائل وخصائص پر نقد ہے۔ ان کی اس فکر نے نبی اکرم ﷺ کے جو ذاتی اوصاف و معجزات تھے ان کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا۔ معجزات میں سے واقعہ معراج کا سرے سے انکار کیا، نبی اکرم ﷺ کے نبوت سے پہلے کے جو اہم

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

واقعات تھے ان کو فرضی کہانیوں اور مفروضوں سے تعبیر کیا گیا اور کہا گیا یہ حضور اکرم ﷺ کے پیروکاروں نے آپ کی عظمت بڑھانے کے لیے گھڑے ہیں۔ واقعہ شق صدر کو مرگی کے دوروں سے تعبیر کیا جیسا کہ وسیم میور کا یہ نظریہ ہے۔ نبوت ورسالت جیسی عظیم خصوصیت کو پوری انسانیت کے لیے نہیں بلکہ عربوں تک محدود رکھا جیسے کیرن کا یہ نظریہ ہے۔ دین اسلام عالمگیر مذہب نہیں بقول اس کے نبی اکرم ﷺ نے صرف اور صرف عربوں کے لیے نئ شریعت کا اجراء کیا۔

بعض غیر مسلم سیرت نگاروں نے آپ کی پیغمبرانہ حیثیت کا انکار کرتے ہوئے آپ ﷺ کو صرف مفکر و مصلح قرار دیا، اسی طرح آپ ﷺ کے نسب پر بھی نقد کیا گیا، کہا گیا کہ آپ نے خود اپنے نسب کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ جوڑا ہے جس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ کیا ہم خوبی رحم دلی کو سخت دلی میں بدلا گیا، آپ پر یہ الزام عائد کیا گیا کہ آپ سخت دل تھے، عکل و عرینہ والے قصے کو بطورِ دلیل پیش کیا گیا۔ تعدد ازدواج بھی حضور اکرم ﷺ کی اہم خصوصیت ہے اس کو شہوت پرستی سمجھا گیا اور اس کے بے شمار نقل وعقلی دلائل کو نظر انداز کر دیا گیا۔ غیر مسلم سیرت نگاروں کے اس قسم کے اعتراضات کرنے کا مقصد ہی یہ تھا کہ آپ سے لوگوں کو بد دل کیا جائے، لوگ خود ہی اپنے نبی سے متنفر ہو جائیں۔

تمہید:

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت وفلاح کے لئے انبیاء ورسل کو مبعوث کیا، اور اس کی آخری کڑی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں سابقہ انبیاء کی تعلیمات کی نفی کرنے آیا ہوں۔ بلکہ آپ ﷺ نے ہمیشہ یہی فرمایا کہ میں ان کی تصدیق وتائید کرنے آیا ہوں اور جو ان کتابوں میں تحریفات ہوئیں ان کی اصلاح کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اب اللہ رب العزت کے ہاں کوئی دوسرا دین مقبول نہیں ہے۔ جو شخص دینِ اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین پر عمل کرے گا وہ عند اللہ مقبول نہیں ہو گا۔ نبی اکرم ﷺ سے پہلے جتنے بھی پیغمبر آئے ان کی زندگی اور دعوتی جدوجہد کا تفصیلی ریکارڈ موجود نہیں ہے، نبی اکرم ﷺ دنیا کی واحد عظیم ہستی ہیں کہ جن کی سیرت کا ہر پہلو ایک روشن باب کی طرح ہے۔ لیکن افسوس اس بات پر ہے کہ اس عظیم ہستی کو معاندینِ اسلام نے جس انداز میں تنقید کا نشانہ بنایا اور ان پر تہمتیں دھریں، ویسا رویہ شاید ہی انہوں نے کسی بڑے آدمی کے ساتھ اختیار کیا ہو گا۔ نبی ﷺ کی شان میں غیر مسلموں نے جس دیدہ دلیری سے کذب وبہتان کا سلسلہ شروع کیا تھا اس سلسلہ کی آخری شکل مستشرقین کا وجود میں آنا ہے۔ انہوں نے براہِ راست اسلامی علوم کا مطالعہ کیا اور بالخصوص سیرت النبی ﷺ کو زیرِ بحث لائے۔ مطالعہ کے بعد انہوں نے جدید تحقیق کے نام سے جو کاوشیں کیں ان میں دانستہ یا ناقص معلومات کی بنا پر اسلامی تعلیمات کا مذاق بنایا گیا اور سیرتِ رسول ﷺ کو شاطرانہ انداز میں مکروہ بنا کر پیش کیا گیا۔ اس کا مقصد مسلمانوں کی نئ نسل کو ان کے رسول ﷺ کی سیرت وکردار کے متعلق شبہات میں مبتلا کرنا تھا اور نبی ﷺ کی تعلیمات سے منحرف کرنا تھا۔ ایسے لوگ کافی تعداد میں موجود ہیں جنہوں نے سیرت رسول ﷺ پر گفتگو کی ہے۔ اپنے ان مقاصد اور منصوبوں کو کامیاب بنانے کے لئے مغرب جدید ذرائع ابلاغ کی مدد سے مختلف ہتھکنڈے استعمال کر رہا ہے اور وسیع پیمانے پر نبی ﷺ کے حوالے سے غلط فہمیاں پھیلا رہا ہے۔ ذیل میں بالخصوص غیر مسلم مؤرخین نے نبی اکرم ﷺ کی خصوصیات اور آپ کے شمائل پر جو نقد کیا ہے اس کو بیان کیا جا رہا ہے۔

1. معجزات پر نقد

غیر مسلموں نے اپنے مخصوص منہج اور طرزِ فکر کی بنا پر غلط حقائق اور نتائج پیش کر کے اسلام اور بالخصوص پیغمبرِ اسلام ﷺ کی عظمت ومنقبت کو گھٹانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ کچھ خصائص تو ایسے ہیں جن کا انہوں نے سرے سے ہی انکار کر دیا ہے اور کچھ کے اندر شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اور اپنے اندر کا زہر اگلا ہے۔ جبکہ رسولِ اکرم ﷺ کے متعدد معجزات صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔ مثلا: انشقاقِ قمر، درخت کے تنے سے آواز کا نکلنا، تھوڑے سے کھانے کو کثیر تعداد میں لوگوں کا کھانا، انگلی سے پانی کے چشمے کا جاری ہونا اور اس طرح کے دیگر معجزات جن کا سرے سے انکار کر دیا گیا ہے۔

جیسے نبی اکرم ﷺ کے وہ معجزات جو نبوت سے پہلے کے ہیں، منٹگمری واٹ ان کو نظر انداز کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ وہ واقعات درست ہی نہیں بلکہ سب کے سب بے بنیاد اور بے حقیقت ہیں۔ کہتا ہے:

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

"These are the main facts about the life of Muhammad prior to his marriage from the point of view of the secular historian, and arguments have been brought against even some of these. There is also, however, a large number of stories of what might be called a theological character. It is almost certain that they are not true in the realistic sense of the secular historian, for they purport to describe facts to which we might reasonably have expected some reference at later periods of Muhammad's life; but there is no such reference."[1]

"سیکولر مؤرخ کے نقطہ نظر سے محمد کی زندگی میں شادی سے قبل کے یہ اہم حقائق ہیں، اور ان میں سے کچھ کے خلاف بھی دلائل دیئے گئے ہیں۔ تاہم، یہاں ایک بڑی تعداد میں قصے اور مفروضات بھی موجود ہیں جنہیں مذہبی کردار کہا جاسکتا ہے۔ یہ تقریباً یقینی بات ہے کہ وہ سیکولر مؤرخ کے حقیقت پسندانہ معنوں میں سچ نہیں ہیں، کیونکہ وہ ان حقائق کو بیان کرنے کی تیاریاں کرتے ہیں جن سے محمد کی زندگی کے بعد کے ادوار میں ہم نے توقع کی ہو، لیکن ایسا کوئی حوالہ نہیں ہے۔"

واٹ کی اس تحریر سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ اس نے بے شمار ایسے سچے واقعات کو جو نبی ﷺ کی سیرت کا اہم حصہ ہیں، ان کو فرضی کہانیوں اور مفروضوں سے تعبیر کیا ہے اور یہ کہ سیرت کے ان واقعات کو مسلمانوں نے آپ ﷺ کی شان و عظمت میں خود ہی گھڑا ہے۔ ان واقعات کی حقیقت میں کوئی دلیل نہیں۔ دراصل واٹ نے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے ایسی بے بنیاد باتوں کا سہارا لیا کہ کہیں مسلمانوں کے دلوں میں نبی ﷺ کی پختہ محبت پیدا نہ ہو جائے۔

2. شق صدر کا انکار

اسی طرح ولیم میور شق صدر کے واقعہ کا انکار کرتے ہوئے اس کو مرگی کے دوروں سے تعبیر کرتا ہے اور کہتا ہے:

"When another two years were ended some strange event occurred which greatly alarmed his nurse. It was probably a fit of epilepsy; but moslem legend has invested it with so many marvelous features as makes it difficult to discover the real facts."[2]

"جب مزید دو سال کا عرصہ گزرا، تو ایک غیر معمولی واقعہ رونما ہوا جس سے آپ ﷺ کی دایہ پریشان ہو گئیں، یہ شاید مرگی کا ایک دورہ تھا۔ لیکن مسلم ماہرین نے اس واقعے کو متعدد معجزانہ خصوصیات میں سے ایک خصوصیت قرار دیا ہے۔ جس سے اصل حقائق کو دریافت کرنا مشکل ہو گیا ہے۔"

ولیم میور نے نہ صرف اس معجزے کا انکار کیا بلکہ نبی ﷺ کے لئے توہین آمیز کلمات بھی کہے اور آپ ﷺ سے اپنے بغض و عداوت کا اظہار کیا۔

3. واقعہ معراج کی نفی

واقعہ معراج اسلامی تاریخ کا اہم ترین واقعہ ہے کہ جس سے نبی اکرم ﷺ کی شان و عظمت واضح ہوتی ہے۔ لیکن غیر مسلموں نے نبی ﷺ کے اس عظیم ترین سفر کا انکار کیا اور طرح طرح کے اپنے باطل خیالات پیش کئے۔ جن کی کسی قسم کی کوئی حقیقت نہیں۔

جیسا کہ واقعہ معراج کے بارے میں پادری عماد الدین لکھتا ہے:

---

[1] Watt,William Montgomery, Muhammad at mecca,Oxford University Press Amer House,London p 33,34

[2] Miur, Sir William, The life of Muhammad, Smith, Eld & co, 15 Waterloo Place, /London 1894, 3[Rd] Ed, p 6

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

"بہر حال یہ معجزہ نہیں ہو سکتا اس لئے کہ یہ خواب وخیال ہے اور کسی کے سامنے ظہور میں نہیں آیا یوں تو ہر شخص گھر سے باہر آکر دعویٰ کر سکتا ہے کہ رات کو میں عرش تک گیا تھا بھلا اس کے خواب کو ہم کس طرح تسلیم کریں گے۔"[3]

پادری عماد الدین نے نہ صرف واقعہ معراج کے معجزہ کا انکار کیا بلکہ نبی اکرم ﷺ کے مقام کو کم کرنے کے لیے ایک عام آدمی جیسا قرار دے دیا اور اس واقعہ کو ایک عام خواب قرار دیا، بلکہ خواب کے ساتھ ساتھ ایک عام سا خیال قرار دیا جس سے اس کا تعصب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نمایاں نظر آتا ہے۔

4. نبوت کے دائرہ کار پر نقد

اللہ رب العزت نے انسانوں کی رشد وہدایت کے لئے وقتاً فوقتاً انبیاء ورسل کو مبعوث کیا۔ محمد مصطفیٰ ﷺ سے پہلے جو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام تھے ان کی نبوت ورسالت کا دائرہ کار مخصوص تھا، جبکہ آپ ﷺ کی نبوت کا دائرہ کار ان سب سے مختلف تھا۔ آپ ﷺ تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے جملہ کمالات کے جامع، ہر زمانے، ہر خطہ زمین اور بلا امتیاز تمام طبقاتِ انسانی کے لئے قیامت تک کے لئے ہدایتِ کامل بن کر تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا اور اس ذمہ داری کو نبھانے کے لئے علمائے حق کا انتخاب کیا گیا۔ آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ کو تمام عالمِ انسانیت کے لئے کامل نمونہ بنایا گیا جو اپنی حیثیت میں آفاقی ہے، ہر تہذیب، علاقے اور قوم کے لئے قابلِ عمل ہے۔ ایسے ہی آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب کا پیغام بھی عالمگیر اور آفاقی ہے۔ قرآن کا موضوع کوئی خاص قبیلہ، زمانہ، خاص علاقہ یا رنگ ونسل پر مشتمل لوگ نہیں ہے بلکہ اس کا پیغام پوری انسانیت کے لئے ہے۔ قرآن حکیم نبی اکرم ﷺ کے نبوت کے دائرہ کار کی وضاحت اس طرح کرتا ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا[4]

"آپ کہہ دیجئے اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں۔"

مفسر قرآن حافظ نسفی اس آیت کی وضاحت میں لکھتے ہیں:

بعث كل رسول إلى قومه خاصة وبعث محمد صلى الله عليه وسلم إلى كافة الإنس وكافة الجن[5]

"ہر رسول کو خاص طور پر اس کی قوم کی طرف بھیجا گیا اور محمد ﷺ کو تمام انسانوں اور جنوں کی طرف بھیجا گیا۔"

لیکن بعض غیر مسلموں نے اس بات کا انکار کرتے ہوئے کہا ہے کہ دینِ اسلام محض عربوں کے لئے رہنما مذہب کے طور پر نازل ہوا اور اس کی عالمگیریت مسلمانوں کا اپنا خیال ہے۔ ایک مستشرق کیرن آرم سٹرانگ نے اپنے اس خیال کو اپنی کتاب "A Biography of the Prophet" کے چوتھے باب "revelation" میں ان الفاظ میں لکھا ہے:

> *"But Muhammad never had any idea that he was founding a new world religion. This was to be a religion for the Arabs, who seem to have been left out of the divine plan. God had sent the Jews and the Christians a scripture – in the Qu'ran they were called the AhlalKitab, the people of the Book – but no special revelation to the Arabs. The revelation that Muhammad had started to recite under divine inspiration on Mount Hira was an Arabic Qu'ran. It was a message that answered the Arabs' deeper needs: Muhammad had somehow broken through to a new level of consciousness, where he could recognise what had gone wrong in his*

---

[3] لاہز، عماد الدین پادری، تحقیق الایمان، http://noor-ul-huda.com، تاریخِ رسائی 16-06-2021، ص 27

[4] الاعراف، 158:7

[5] النسفی، ابو البرکات عبد اللہ بن أحمد بن محمود حافظ الدین، مدارک التنزیل وحقائق التاویل، دار الکلم الطیب بیروت لبنان، الطبعۃ الاولیٰ 1419ھ۔1998م، ج 1، ص 610

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

society, and was little by little providing the Arabs with their own special solution."[6]

" لیکن محمد کو کبھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ ایک نئے عالمی مذہب کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ یہ مذہب صرف عربوں کا مذہب تھا جو الہامی منصوبوں سے محروم تھے۔ خدا نے یہودیوں اور مسیحیوں کی طرف ایک کتاب بھیجی تھی- قرآن میں ان کو اہلِ کتاب کہا گیا، لیکن عربوں پر کوئی خاص الہام نہیں ہوا تھا۔ محمد نے حرا کے پہاڑ پر جس الہامی وحی کی تلاوت کرنا شروع کی تھی وہ عربی قرآن تھا۔ یہ ایک پیغام تھا جس نے عربوں کی گہری ضروریات کا جواب دیا۔ محمد نے کسی حد تک شعور کی ایک نئ سطح کو عبور کیا جہاں وہ اپنے معاشرے میں جو غلط ہو رہا تھا ان کو پہچان سکتے تھے اور عربوں کو تھوڑے تھوڑے کر کے ان کے اپنے کچھ خاص حل فراہم کئے۔"

کیرن کی اس بات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس کے نزدیک بھی دینِ اسلام عالمگیر مذہب نہیں بلکہ یہ صرف عربوں کے لئے خاص تھا جن کو ابھی تک کوئی الہامی کتاب نہیں دی گئی تھی۔ اور اس کا دائرہ کار بھی یہودیت اور عیسائیت کی طرح محدود تھا۔ اسی طرح کیرن نے اپنی مذکورہ کتاب کے نویں باب "Holy Peace" میں اپنے اس خیال کی تائید کے لئے کہا ہے:

"There is no evidence that Muhammad saw Islam as a universal religion which would supersede the revelations of the People of the Book. It was still a religion for the sons of Ishmael, as Judaism was a religion for the sons of Jacob. For about a hundred years after the death of their prophet, Muslims continued to see Islam as simply a religion for Arabs, but there may have been some truth in the legend of these embassies to neighboring rulers."[7]

" ایسی کوئی شہادت موجود نہیں کہ حضرت محمد ﷺ نے اسلام کو کبھی عالمگیر مذہب سمجھا ہو جو اہلِ کتاب کی الہامی تعلیمات کی جگہ لے سکتا تھا۔ ابھی تک یہ مذہب صرف آلِ اسماعیل کے لئے تھا جیسا کہ یہودیت آلِ یعقوب کا مذہب تھا۔ اپنے نبی کی وفات کے تقریباً سو سال بعد، مسلمان اسلام کو صرف عربوں کے مذہب کے طور پر دیکھتے رہے۔ لیکن اس بات کے بھی کچھ شواہد ملے ہیں کہ وہ ہمسایہ ممالک تک پہنچانے کا ذریعہ بنے۔"

مصنفہ کی تمام باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی بعثت کا مقصد کسی پہلی شریعت کو منسوخ کرنا نہیں تھا، بلکہ صرف اور صرف عربوں کے لئے ایک نئ شریعت کا اجراء کرنا تھا۔ کیونکہ اسلام ایک عالمگیر مذہب نہیں ہے اور نہ ہی آپ ﷺ کی نبوت عالمگیریت کی حامل ہے بلکہ یہ دین ایک مخصوص علاقے اور مخصوص لوگوں کی ہدایت کے لئے نازل ہوا اور مسلمانوں نے ہی اس کو بعد کے ادوار میں عرب سے باہر بذریعہ تبلیغ منتقل کر کے عالمگیر بنایا۔ مصنفہ کے نزدیک عیسائیت اور یہودیت محفوظ اور جامع دین ہے۔ دینِ محمدی کی وجہ سے ان میں کسی قسم کی تبدیلی رونما نہیں ہوئی اور نہ ہی یہود و نصاریٰ کو اسلام کی تبلیغ کی ضرورت ہے۔ اس نظریے کی حامل صرف کیرن ہی نہیں بلکہ غیر مسلموں کی کثیر تعداد حضرت محمد ﷺ کو خدا کے پیغمبر اور قرآنِ مجید کو الہامی کتاب تسلیم نہیں کرتے۔

5. پیغمبرانہ حیثیت سے انکار

حضرت محمد ﷺ کو نبوت کا ملنا آپ ﷺ کی خاصیت ہے اور نبوت کا اختتام بھی آپ ﷺ پر ہوا ہے، اب آپ کے بعد اور کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ کی نبوت قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے کافی ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

---

[6] Arm Strong,Kacen,Muhammad(PBUH); A Biography of the Prophet,Sister Wendy Beckett, Sunday Times, 2001, p: 86

[7]Muhammad(PBUH); A Biography of the Prophet, p: 211,212

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ [8]

"(لوگو!) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد (ﷺ) نہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔"

اسی طرح نبی اکرم ﷺ کی پیغمبرانہ حیثیت اس حدیث سے بھی ثابت ہو رہی ہے اور جو اس کا انکاری ہے اس کا انجام بھی مذکور ہے۔

والذي نفس محمد بيده لا يسمع بي أحد من هذه الأمة يهودي ولا نصراني ثم يموت ولم يؤمن بالذي ارسلت به الا كان من أصحاب النار [9]

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے نہیں ہے اس امت میں سے کوئی یہودی اور نہ نصرانی کہ میرے بارے میں سنے اور پھر میرے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے مگر یہ کہ وہ جہنمی ہو گا۔"

ان تمام بنیادی حقائق کے باوجود غیر مسلم سیرت نگار منٹگمری واٹ نبی اکرم ﷺ کی پیغمبرانہ حیثیت سے انکاری ہے۔ وہ کہتا ہے کہ آپ ﷺ ایک تخلیقی نوعیت کے مفکر و مصلح تھے، اسی چیز کو اس نے اس انداز میں ذکر کیا ہے:

> *"Finally, what of our question? Was Muhammad a prophet? He was a man in whom creative imagination worked at deep levels and produced ideas relevant to the central questions of human existence, so that his religion has had a widespread appeal, not only in his own age but in succeeding centuries. Not all the ideas he proclaimed are true and sound, but by God's grace he has been enabled to provide millions of men with a better religion than they had before they testified that there is no god but God and that Muhammad is the messenger of God ."* [10]

"آخر ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا محمد نبی تھے؟ وہ ایک ایسے آدمی تھے جنہوں نے تخلیقی تخیل کی گہری سطح پر کام کیا اور انسانی وجود کے مرکزی سوالوں سے متعلق نظریات پیش کئے، تاکہ ان کے مذہب کو نہ صرف اپنے دور میں بلکہ صدیوں بعد بھی کامیابی حاصل ہو۔ وہ تمام خیالات جو انہوں نے پیش کئے اگرچہ درست نہیں، لیکن وہ خدا کے فضل و کرم سے لاکھوں انسانوں کو ان سے بہتر دین دینے کے قابل ہوئے۔ انہوں نے گواہی دی کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ہی خدا کے رسول ہیں۔"

مذکورہ بالا عبارت سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ واٹ نبی اکرم ﷺ کو تخلیقی نوعیت کا مفکر سمجھتا ہے۔ اس کے لئے جو نظام آپ نے پیش کیا وہ دوسرے نظاموں سے بہتر تھا، لیکن پوچھے جانے والے سوال میں اس نے کہیں بھی اس کا جواب نہیں دیا کہ محمد ﷺ نبی بھی تھے کیونکہ وہ آپ ﷺ کی اس خصوصیت کو تسلیم ہی نہیں کرتا۔ اس کے ساتھ ساتھ واٹ نے نبی اکرم ﷺ کی باتوں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی تمام باتیں بھی درست نہیں ہیں۔ وہ ان خیالات پر بھی اعتراض کرتا ہے جبکہ محمد ﷺ کی زبان سے نکلنے والا ہر لفظ برحق اور وحی الٰہی ہے۔

6. تعدد ازواج پر نقد

حضرت محمد ﷺ کی شخصیت سب سے ممتاز اور منفرد ہے۔ ولادتِ باسعادت سے لے کر وصال تک آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ نہایت مفصل اور بالکل واضح ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات حضورِ اکرم ﷺ کی سیرت کا اہم پہلو ہیں۔ لیکن اس کے باوجود غیر مسلموں کی جانب سے آپ ﷺ کی شانِ اقدس کو کم کرنے کے لئے سیرت کے اس اہم ترین پہلو کے بارے میں ہرزہ سرائی کی گئی ہے اور پیغمبرِ اسلام کے خلاف شہوت پرستی کا

[8] الاحزاب، 40:33

[9] القشیری، مسلم بن حجاج، الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، باب وجوب الایمان برسالۃ نبینا محمد ﷺ الی جمیع الناس ونسخ الملل بملتہ، دار احیاء التراث العربی۔ بیروت لبنان، ح240، ج1، ص 134

[10] Watt,William Montagomery,Muhammad: Prophet and Statesman, Oxford University Press,London,p 236

الزام عائد کیا گیا ہے۔ درحقیقت دشمنانِ اسلام نے غیر منصفانہ اور گستاخانہ طور پر حضرت محمد ﷺ کے بارے میں اس چیز کا بھی دعویٰ کیا ہے کہ آپ ﷺ نے محض جنسی تسکین کے لئے زیادہ نکاح کئے (نعوذ باللہ)۔

اسلام میں اصلاً تو ایک بیوی رکھنے کا اصول نافذ ہے مگر ایک سے زائد عورتوں کے ساتھ منصفانہ اور مساوی برتاؤ اختیار کرتے ہوئے بیک وقت اپنے نکاح میں چار عورتوں کو رکھنے کی شریعت نے اجازت دی ہے۔ جیسا کہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى أَلَّا تَعُولُوا[11]

"اگر تمہیں ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں سے نکاح کر کے تم انصاف نہ رکھ سکو گے تو اور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کرلو 'دو دو' تین تین' چار چار سے 'لیکن اگر تمہیں برابری نہ کرسکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے یا تمہاری ملکیت کی لونڈی یہ زیادہ قریب ہے' کہ (ایسا کرنے سے ناانصافی اور) ایک طرف جھک پڑنے سے بچ جاؤ۔"

تعددِ ازواج کی اجازت ملنے کے باوجود بھی غیر مسلموں نے نبی ﷺ کے کثیر الازدواجی عمل پر اعتراضات عائد کئے ہیں۔ جیسے History of "Islamic People" کے مصنف نے لکھا ہے:

"After the death of his first wife, Muhamed married some dozen wives; some out of love, some for reasons of state".[12]

"اپنی پہلی بیوی کی وفات کے بعد محمد (ﷺ) نے محبت اور ریاستی وجوہات کی بنا پر درجن بھر عورتوں سے شادیاں کیں۔"

اسی طرح ظفر علی قریشی اپنی کتاب "امہات المؤمنین اور مستشرقین" میں فلپ سکاف کی کتاب "History of Christian Church" کے حوالہ سے رقمطراز ہیں:

"ان کی تعدد الازواج جنسیت پرستی کے سبب تھی (معاذاللہ) اور اولادِ نرینہ کی خواہش میں عمر کے ساتھ ساتھ شدت آتی گئی۔"[13]

ایک اور غیر مسلم مصنف میکسم روڈنسن اپنی کتاب "Muhammad" میں یوں رقمطراز ہے:

"The prophet was growing old. At the time of the expedition to Tabuk he must have been in his sixties. Even so, he had not lost his fondness for women".[14]

"محمد کی عمر ڈھل رہی تھی۔ تبوک کی مہم کے وقت وہ ساٹھ برس کے تھے۔ پھر بھی اس نے عورتوں کے لئے اپنے شوق کو نہ چھوڑا۔"

منٹگمری واٹ نے تعددِ ازواج کو نبی ﷺ کی ذہنی اختراع قرار دیا ہے، وہ اپنی کتاب "Muhammad at Medina" میں لکھتا ہے:

"We conclude, then, that virilocal polygyny, or the multiple virilocal family, which for long was the distinctive feature of Islamic society in the eyes of Christendom, was an innovation of Muhammad's. There may have been some instances of it before his time, but it was not widespread,

---

[11] النساء، 4:3

[12] Dr. Weil's Geschichte, der Islamitischen Volker, translated from the German by S. Khuda Bukhsh, A History of the Islamic People, The University of Culcatta, 1914, p 17

[13] قریشی، ظفر علی، امہات المؤمنین اور مستشرقین، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور، جولائی 2018، ص106 بحوالہ History of Christian Church، ج4، ص169، نیویارک، 1888

[14] Rodinson, Maxim, Muhammad: Prophet of Islam, Tauris Parke Paperbacks, London. New York, p 279

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

and it was particularly foreign to the outlook of the Medinans."[15]

"ایک خاوند اور کئی بیویوں پر مشتمل گھرانہ جو مدتوں عیسائیوں کی نظروں میں اسلامی معاشرے کی خصوصی پہچان رہا، وہ محمد (ﷺ) کے ذہن کی اختراع تھی۔ ممکن ہے کہ آپ (ﷺ) سے پہلے اس کہ چند مثالیں موجود ہوں لیکن یہ رسم عام نہ تھی۔ اور خصوصا اہلِ مدینہ کے لئے یہ بات بالکل نئی تھی۔"

واٹ کی اس عبارت سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ مسئلہ تعددِ ازواج صرف اور صرف محمد ﷺ کی ایجاد ہے۔ اور اس نے اس مسئلہ کو آپ ﷺ کے ذہن کی اختراع قرار دیا ہے۔ جب کہ نبی اکرم ﷺ کی متعدد شادیوں کی مختلف علتیں تھیں۔ غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی بڑی عمر کے باوجود ان سے نکاح کرنے کا مقصد گھر کی دیکھ بھال اور بچوں کی تربیت کرنا تھا۔ حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے نکاح کا مقصد حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی دلجوئی اور ان کی مزید قربت اختیار کرنا تھا۔ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے باعث بنی مصطلق کو رہائی ملی جو اسلام کے لئے تقویت کا سبب بنی۔ حضرت زینب اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے نکاح ان کی تالیفِ قلب کے لئے تھا۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے قریش کے دو نہایت اہم خاندانوں بنو ہاشم اور بنو امیہ کے آپس کے اختلافات ختم ہو کر خوشگوار تعلقات قائم ہوئے۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا مقصد ان کی خاندانی عظمت کو قائم رکھنا تھا۔[16]

واٹ اور دوسرے غیر مسلم جو یہ بات کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ تعددِ ازواج آپ ﷺ کے اپنے ذہن کی اختراع تھی، تو در حقیقت آپ ﷺ کا یہ امر بحکمِ الٰہی تھا اور دینی مصلحتیں، تالیفِ قلب، علوِ مرتبت اور عامۃ الناس کی فلاح و بہبود کا مقصد لئے ہوئے تھا۔ یہاں ایک سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی ازدواجی زندگی کو دوسرے عالمی رہنماؤں کی طرح پوشیدہ کیوں نہیں رکھا۔ جب کہ دنیا کی تمام بڑی شخصیات کی عائلی زندگی دنیا کی نظروں سے اوجھل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کی زندگی کا مقصد قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے رہنمائی فراہم کرنا تھا اسی لئے آپ ﷺ نے اپنی عائلی زندگی کو دنیا کے سامنے رکھ دیا تاکہ ان مسائل سے حتی الامکان رہنمائی لی جا سکے۔

7. سخت دلی کا الزام

نبی اکرم ﷺ کی سیرت کے بے شمار اوصاف ہیں ان اوصاف میں سے ایک خاص وصف نرم مزاجی ہے۔ خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ ﷺ کے اس وصف کا تذکرہ اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ[17]

"اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث آپ ان پر نرم رہیں اور آپ اگر بد زبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے چھٹ جاتے۔"

اس آیتِ مبارکہ میں نبی اکرم ﷺ کی سیرت کے اس امتیازی صفت کا تذکرہ کیا گیا ہے جو اللہ رب العزت کی طرف سے خاص عنایت تھی۔

دوسرے مقام پر خود اللہ رب العزت نے اسی وصف کو عمومیت کے ساتھ اس انداز میں بیان فرمایا ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ[18]

"اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے۔"

نبی اکرم ﷺ نے ساری زندگی اپنوں اور غیروں سے نرمی والا معاملہ کیا اور اسی کا حکم اپنی امت کو دیا۔ ذخیرہ کتبِ حدیث اس قسم کی امثلہ

---

[15] Watt, W. Montgomery, Muhammad at Medina, Oxford at the Clarendon Press, 1956, p 277

[16] جیلانی، ڈاکٹر عبد القادر، اسلام، پیغمبرِ اسلام ﷺ اور مستشرقین مغرب کا اندازِ فکر، مرتب آصف اکبر، کتاب سرائے بیت الحکمت لاہور، پاکستان، 1441ھ۔ 2021ء، ص 345–346

[17] آل عمران، 159:3

[18] الانبیاء، 107:21

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

سے بھری پڑی ہیں۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود بھی غیر مسلم نبی اکرم ﷺ پر اعتراض کرتے ہیں کہ آپ طبعی طور پر سخت دل تھے، اور آپ کے بارے میں یہ کہنا کہ آپ نرم دل تھے تو یہ کسی طور درست نہیں ہے، اور درج ذیل حدیث سے استدلال کرتے ہیں:

أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً، قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَاسْتَوْخَمُوا الْأَرْضَ، وَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ، فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «أَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ، فَتُصِيبُونَ مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا»، فَقَالُوا: بَلَى، فَخَرَجُوا، فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا، فَصَحُّوا، فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَطَرَدُوا الْإِبِلَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ، فَأُدْرِكُوا، فَجِيءَ بِهِمْ، فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ، وَسُمِرَ أَعْيُنُهُمْ، ثُمَّ نُبِذُوا فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا۔[19]

" عکل (اور عرینہ) کے آٹھ افراد رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے اسلام پر بیعت کی، انہوں نے اس سرزمین کی آب وہوا کو ناموافق پایا اور ان کے جسم کمزور ہو گئے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: تم ہمارے چرواہے کے ساتھ (جو رسول اللہ ﷺ کے اونٹ لے کر اسی مشترکہ چراگاہ کی طرف جا رہا تھا جہاں بیت المال کے اونٹ بھی چرتے تھے) اونٹوں میں کیوں نہیں چلے جاتے تاکہ ان کا پیشاب اور دودھ پیو؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں! چنانچہ وہ نکلے ان کا پیشاب اور دودھ پیا اور صحت یاب ہو گئے، پھر انہوں نے (رسول اللہ ﷺ کے) چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ بھی بھگا کر لے گئے، رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے ان کے پیچھے (ایک دستہ) روانہ کیا، انہیں پکڑ لیا گیا اور (مدینہ میں) لایا گیا تو آپ نے ان کے بارے میں (قرآن کی سزا پر عمل کرتے ہوئے) حکم دیا، اس پر ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے گئے، ان کی آنکھیں گرم سلاخوں سے پھوڑ دی گئیں، پھر انہیں دھوپ میں پھینک دیا گیا حتیٰ کہ وہ مر گئے۔"

اسی حدیث کو بنیاد بنا کر سپرنگانے آپ ﷺ پر یہ الزام لگایا ہے کہ آپ ﷺ نہایت سخت دل اور شدت پسند تھے۔ اس کے الفاظ ہیں کہ:

"His actions were, in some instances, as cruel as his poetry: some apostates from his faith were sentenced by him to have their hands and feet cut off, and their eyes pierced with hot iron. In this condition they were thrown on the stony plains of Maydynah. They asked for water, and it was refused to them; and so they died. Such instances of cruelty are the more characteristics of his fanaticism, as he was naturally mild, and even soft."[20]

" بعض اوقات آپ کا عمل آپ کی شاعری کی طرح ظالمانہ تھا۔ کچھ مرتدین کو ان کے ہاتھ پاؤں کاٹنے اور ان کی آنکھوں کو گرم لوہے سے چھیدنے کی سزا سنائی گئی۔ اسی حالت میں انہیں مدینہ کے پتھریلے میدان میں پھینک دیا گیا۔ انہوں نے پانی مانگا لیکن اس سے انکار کر دیا گیا اور وہ اسی حال میں مر گئے۔ ظلم کی ایسی مثالیں ان کے جنون کی خصوصیات ہیں، حالانکہ قدرتی طور پر وہ معتدل تھے۔"

سپرنگانے اسی واقعہ کو بنیاد بنا کر نبی اکرم ﷺ پر شدت پسندی کا الزام لگایا اور نعوذباللہ آپ ﷺ کو ظالم قرار دیا اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا کہ اس طرح کی کئی اور مثالیں بھی موجود ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس قبیلے والوں کو سزا اس لئے دی تھی کہ انہوں نے چرواہے کو قتل کیا تھا اور قتل بھی نہایت وحشیانہ طریقے سے کیا تھا۔ اور کے ساتھ ساتھ بیت المال کے اونٹ بھی بھگا کر لے گئے تھے۔ ان کے اس عمل کی بنا پر نبی اکرم ﷺ نے اللہ رب العزت کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے ان کو سزا دی تھی۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

---

[19] الصحیح لمسلم، کتاب القسامۃ والمحاربین والقصاص والدیات، باب حکم المحاربین والمرتدین، ح1671، ج3، ص1296

[20] Sprenger,Aloys, The Life of Muhammad from Original sources,The Presbyterian Mission Press,London,1851, p 91

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ[21]

"جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے لڑیں اور زمین میں فساد کرتے پھریں ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا انہیں جلا وطن کر دیا جائے یہ تو ہوئی ان کی دنیوی ذلت وخواری اور آخرت میں ان کے لئے بڑا بھاری عذاب ہے۔"

اللہ رب العزت کے بنائے گئے قانون پر عمل کرنا اور اس کو نافذ کرنا یہی کام آپ ﷺ نے اس قبیلے والوں کے ساتھ کیا تھا۔ کیونکہ ان لوگوں کے اس عمل کو قرآن مجید نے اللہ اور اس کے رسول کی ساتھ جنگ، فساد فی الارض اور دہشت گردی قرار دیا ہے، اور اس قسم کے جرائم کی قرآن نے ایسی ہی سخت سزا بیان کی ہے۔

8. نبی اکرم ﷺ کے نسب پر تنقید

نبی اکرم ﷺ کا تعلق عرب قوم سے تھا اور مؤرخین نے عرب اقوام کی تین قسمیں قرار دی ہیں:

1۔ عرب بائدہ: یعنی وہ قدیم عرب قبائل اور قومیں جو بالکل ناپید ہو گئیں اور ان کے متعلق ضروری تفصیلات بھی دستیاب نہیں۔ مثلاً عاد، ثمود، طسم، جدیس، عمالقہ وغیرہ۔

2۔ عرب عاربہ: یعنی وہ عرب قبائل جو یعرب بن یشجب بن قحطان کی نسل سے ہیں۔ انہیں قحطانی عرب کہا جاتا ہے۔

3۔ عرب مستعربہ: یعنی وہ عرب قبائل جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ انہیں عدنانی عرب کہا جاتا ہے۔ قبیلہ قریش اسی عربی نسل کا ایک ممتاز قبیلہ تھا، جس کی ایک معزز شاخ بنو ہاشم تھی جس سے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کا انتخاب فرمایا۔[22]

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی نسبی وجاہت آپ ﷺ کے خصائص میں سے ہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کو ملتِ ابراہیمی کی پیروی کی وحی کی گئی ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا[23]

"پھر ہم نے آپ کی جانب وحی بھیجی کہ آپ ملتِ ابراہیم حنیف کی پیروی کریں۔"

اس کے علاوہ نبی اکرم ﷺ نے خاندانِ ابراہیمی کے ساتھ نسبی وابستگی کا اظہار خود فرمایا ہے:

"ان الله اصطفى كنانة من ولد اسماعيل واصطفى قريشا من كنانة واصطفى من قريش بني هاشم واصطفاني من بني هاشم"[24]

" اللہ تعالیٰ نے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کنانہ کو، کنانہ سے قریش کو، قریش سے بنی ہاشم کو اور بنو ہاشم میں سے مجھے (محمد) کو منتخب کیا۔"

ان دلائل کے باوجود غیر مسلم سیرت نگار منٹگمری واٹ نے حضور اکرم ﷺ کی نسبی وجاہت اور خصوصیت پر اعتراض کیا ہے۔

"Abraham is simply one of many Prophets, and the people to whom he is sent are not specified; indeed, it seems to be implied that he was not sent to the Arabs, since Muhammad(SAW) is said to be sent to a people

---

[21] المائدۃ، 33:5

[22] مبارکپوری، صفی الرحمان، الرحیق المختوم، دار الکتب السلفیہ، شیش محل روڈ لاہور، پاکستان، ص 34

[23] النحل، 123:16

[24] الصحیح لمسلم، کتاب الفضائل، باب فضل نسب النبی ﷺ، ح 2276، ج 4، ص 1782

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

who had never had a warner. Likewise there is no mention of any connexion of Abraham and Ishmael with the Ka'bah. Ishmael is named in lists of Prophets, but no details are given about him. The presumption is that at first the Muslims did not know about the connexion of Ishmael with Abraham and (according to the old Testament) with the Arabs. At Medina, however, in closer contact with the Jews they gained knowledge of such matte."[25]

"حضرت ابراہیم کی حیثیت صرف یہ ہے کہ وہ بہت سے پیغمبروں میں سے ایک ہیں اور جس قوم کی طرف آپ مبعوث ہوئے تھے اس کا ذکر نہیں ہے۔ البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ آپ عربوں کی طرف مبعوث نہیں ہوئے تھے کیونکہ حضرت محمد ﷺ کے بارے میں بتایا گیاہے کہ وہ ایک ایسی قوم کی طرف مبعوث ہوئے جس کے پاس پہلے کبھی کوئی نبی نہیں آیا تھا، اسی طرح ابراہیم اور اسماعیل کے کعبے کے ساتھ تعلق کا بھی کوئی ذکر نہیں، خیال یہ ہے کہ ابتدا میں مسلمانوں کو علم نہ تھا کہ حضرت اسماعیل کا حضرت ابراہیم سے تعلق کیاہے اور وہ اس بات کو بھی نہیں جانتے تھے کہ حضرت اسماعیل کا عربوں سے کیا تعلق ہے۔ مدینے میں یہودیوں کے ساتھ رابطے کی وجہ سے ان کو ان چیزوں کا علم ہوا۔"

منٹگمری واٹ کی اس عبارت سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خود اپنے نسب کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کیا ہے اور اپنا تعلق خود قائم کیاہے۔ اس تعلق کی مسلمانوں کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں ہے، اس تعلق کی سمجھ تو مسلمانوں کو یہودیوں سے ملی ہے۔ اس سے پہلے مکہ میں کسی کو اس چیز کا علم نہ تھا۔ دراصل واٹ حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کے عربوں اور کعبے کے تعلق سے انکاری ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ واٹ نے یہ مفروضہ خود ہی قائم کیاہے جس کی کوئی بنیاد نہیں، اس کو محض تعصب اور تنگ نظری ہی کہا جاسکتاہے جو اس کی تحریروں میں بیشتر نظر آتی ہے۔

زیر نظر بحث سے یہ بات واضح نظر آتی ہے کہ غیر مسلم مؤرخین نے نبی اکرم ﷺ کی ذات پر بے بنیاد مفروضات قائم کیے ہیں اور ان پر ہی ان کے دلائل کی بنیاد ہے اور ان کی باتوں سے اسلام اور پیغمبر اسلام کے بارے میں تعصب واضح نظر آتا ہے۔ حقیقت میں وہ اہل اسلام کو دین سے متنفر کرنے کے ساتھ ساتھ پیغمبر اسلام کی محبت دلوں سے نکالنا چاہتے ہیں۔ وہ کبھی بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔

مصادر و مراجع

1. Watt,William Montgomery, Muhammad at mecca,Oxford University Press Amer House,London p 33,34
2. Miur, Sir William, The life of Muhammad, Smith, Eld & co, 15 Waterloo Place, /London 1894, 3Rd Ed, p 6
3. لاہز، عمادالدین پادری، تحقیق الایمان، http://noor-ul-huda.com، تاریخ رسائی 16-06-2021، ص27
4. الاعراف، 158:7
5. النسفی، ابوالبرکات عبداللہ بن أحمد بن محمود حافظ الدین، مدارک التنزیل وحقائق التاویل، دار الکلم الطیب بیروت لبنان، الطبعۃ الاولیٰ 1419ھ۔1998م، ج1، ص610
6. Arm Strong,Kacen,Muhammad(PBUH); A Biography of the Prophet,Sister Wendy Beckett, Sunday Times, 2001, p: 86
7. Muhammad(PBUH); A Biography of the Prophet, p: 211,212
8. الاحزاب، 40:33

[25] Muhammad at Medina, p 204-205

9. القشیری، مسلم بن حجاج، الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، باب وجوب الایمان برسالة نبینا محمد ﷺ الی جمیع الناس ونسخ الملل بملته، دار احیاء التراث العربی۔ بیروت لبنان، ح240، ج1، ص134
10. Watt,William Montagomery,Muhammad: Prophet and Statesman, Oxford University Press,London,p 236
11. النساء، 4:3
12. Dr. Weil's Geschichte, der Islamitischen Volker, translated from the German by S. Khuda Bukhsh, A History of the Islamic People, The University of Culcatta, 1914, p 17
13. قریشی، ظفر علی، امہات المؤمنین اور مستشرقین، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور، جولائی 2018، ص106 بحوالہ History of Christian Church، ج4، ص169، نیویارک، 1888
14. Rodinson, Maxim, Muhammad: Prophet of Islam, Tauris Parke Paperbacks, London. New York, p 279
15. Watt, W. Montgomery, Muhammad at Medina, Oxford at the Clarendon Press, 1956, p 277
16. جیلانی، ڈاکٹر عبد القادر، اسلام، پیغمبرِ اسلام ﷺ اور مستشرقینِ مغرب کا اندازِ فکر، مرتب آصف اکبر، کتاب سرائے بیت الحکمت لاہور، پاکستان، 1441ھ۔ ' 2021ء، ص345-346
17. آل عمران، 159:3
18. الانبیاء، 107:21
19. الصحیح لمسلم، کتاب القسامة والمحاربین والقصاص والدیات، باب حکم المحاربین والمرتدین، ح1671، ج3، ص1296
20. Sprenger,Aloys, The Life of Muhammad from Original sources,The Presbyterian Mission Press,London,1851, p 91
21. المائدة، 33:5
22. مبارکپوری، صفی الرحمان، الرحیق المختوم، دار الکتب السلفیة، شیش محل روڈ لاہور، پاکستان، ص34
23. النحل، 123:16
24. الصحیح لمسلم، کتاب الفضائل، باب فضل نسب النبی ﷺ، ح2276، ج4، ص1782
25. Muhammad at Medina, p 204–205

References;

1.Watt, William Montgomery, Muhammad at Mecca, Oxford University Press, Amer House, London, p. 33, 34
2. Miur, Sir William, The life of Muhammad, Smith, Eld & co., 15 Waterloo Place, London 1894, 3rd Ed., p. 6
3. Lahz, Imad al-Din Padri, Tahqiq al-Iman, http://noor-ul-huda.com, Tarikh-e-Rasai 16-06-2021, p. 27
4. Al-A’raf, 158:7
5. Al-Nasafi, Abu al-Barakat Abdullah bin Ahmad bin Mahmoud Hafiz al-Din, Madarik al-Tanzil wa Haqa’iq al-Tawil, Dar al-Kalim al-Tayyib, Beirut, Lebanon, First Edition 1419 AH. 1998, Vol. 1, p. 610
6. Arm Strong, Karen, Muhammad (PBUH); A Biography of the Prophet, Sister Wendy Beckett, Sunday Times, 2001, p: 86

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

7. Muhammad (PBUH); A Biography of the Prophet, p: 211, 212
8. Al-Ahzab, 33:40
9. Al-Qushayri, Muslim bin Hajjaj, Sahih Muslim, Book of Faith, Chapter on the Obligation of Belief in the Message of Our Prophet Muhammad ﷺ to All People and the Abrogation of Religions by His Religion, Dar Ihya' Al-Turath Al-Arabi, Beirut, Lebanon, No. 240, Vol. 1, p. 134
10. Watt, William Montagomery, Muhammad: Prophet and Statesman, Oxford University Press, London, p: 236
11. An-Nisa', 4:3
12. Dr. Weil's Geschichte, der Islamitischen Volker, translated from the German by S. Khuda Bukhsh, A History of the Islamic People, The University of Calcutta, 1914, p 17
13. Qureshi, Zafar Ali, Mothers of the Faithful or Orientalists, Zia al-Qur'an Publications, Lahore, July 2018, p. 106, circa History of Christian Church, vol. 4, p. 169, New York, 1888
14. Rodinson, Maxim, Muhammad: Prophet of Islam, Tauris Parke Paperbacks, London. New York, p 279
15. Watt, W. Montgomery, Muhammad at Medina, Oxford at the Clarendon Press, 1956, p 277
16. Jilani, Abd al-Qadir, Islam, The Beginning of Islam, may God bless him and grant him peace, or Orientalists in the Maghreb and Thought Pattern, by Asif Akbar, book Secret of the House of Wisdom, Lahore, Pakistan, 1441 - 2021, pp. 345-346
17. Al Imran, 3: 159
18. Al-Anbiya', 21: 107
19. Al-Sahih Muslim, Book of Justices and Warriors, Retaliation and Blood Money, Chapter on the Ruling of Warriors and Apostates, H. 1671, vol. 3, p. 1296
20. Sprenger,Aloys, The Life of Muhammad from Original sources, The Presbyterian Mission Press,London,1851, p 91
21. Al-Maedah, 5: 33
22. Mubarakpuri, Safi Al-Rahman, Al-Raheeq Al-Makhtoum, Dar Al-Kutub Al-Salafiyya, Shish Mahal Road Lahore, Pakistan, p. 34
23. An-Nahl, 16: 123
24. Al-Sahih by Muslim, Book of Virtues, Chapter on the Virtue of the Lineage of the Prophet, may God bless him and grant him peace, h. 2276, vol. 4, p. 1782
25. Muhammad at Medina, p. 204-205